تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ — سالانہ ۶ — ششماہی ۳ — سہ ماہی ۱۲ — ماہانہ ۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت سالانہ بیرون ہند ۸

جلد ۲۴ | مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۴ر جولائی ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ۔ جولائی ۔ کل صبح کی ٹرین سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بٹالہ تشریف لے گئے ۔ اور وہاں سے تقریباً سوا نو بجے بذریعہ موٹر دھرم سالہ بغرض تبدیلیٔ آب و ہوا تشریف لے گئے ۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

آج بارہ بجے کی ٹرین سے جناب میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل ملتان تشریف لائے۔

کل مقامی جماعت کے بہت سے احباب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو جانے والی سڑک کی مرمت کی ۔ اور اس پر مٹی ڈالی ۔

مقامی نیشنل لیگ کور کا گزشتہ دنوں جو ٹورنمنٹ ہوا تھا ۔ اس کے انعامات کل جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے تقسیم کئے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کیلئے موت قبول کرو تا تمہیں دائمی زندگی حاصل ہو

"جو لوگ اللہ کے لئے کچھ کھوتے ہیں ۔ وہ اس سے کہیں زیادہ پا لیتے ہیں ۔ مثلاً حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ہی دیکھو ۔ جو بڑے اُس زمانہ کے متموّل تھے ۔ زیادہ سے زیادہ آپ کی املاک دو سو روپیہ کی ہو گی ۔ یا کچھ زیادہ ۔ مگر چونکہ انہوں نے پورے اخلاص سے اپنے اتنے کچھ اندوختہ کو راہِ مولا میں قربان کیا ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کے اجر میں آپ کو قیصر و کسریٰ کے خزائن کا مالک کر دیا ۔ سب کچھ کامل ایمان و سچے اخلاص سے ملتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ کو ہی ہر بات میں اپنا کارساز و مولیٰ جاننا ۔ اور اس کی راہ میں اپنے آپ کی سچی قربانی کرنا اور اپنے اوپر موت وارد کرنا ہی زندہ ہونا ہے ۔

اللہ تعالےٰ ہر ایک مومن پر طرح طرح کے ابتلاء اور آزمائش لاتا ہے ۔ کسی کو جنگ میں آزمانے سے کسی کو روپیہ پیسہ سے ۔ کسی کو بیٹے کو قربان کرنے سے ۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ۔ یہ بات نہایت ہی قابلِ افسوس ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ پر بھی بھروسہ رکھے ۔ اور بندہ پر بھی ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ شراکت سے خوش نہیں ۔ بلکہ فرماتا ہے ۔ جو کوئی اللہ تعالےٰ کے حقوق میں اوروں کا حصہ بھی مقرر کر دیتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ سارے کا سارا ان شرکاء کا کر دیتا ہے ۔ کیونکہ غیرتِ الٰہی تفرید و توحید کو چاہتی ہے ۔ شراکت کو ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتی"

(الحکم ۲۴ ۔ جون ۱۹۰۳ء)

میاں سر فضل حسین صاحب کی المناک وفات پر احمدی جماعتوں کی قراردادیں

کیمبل پور

آج بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ کیمبل پور نے اپنے غیر معمولی اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا۔

جماعت احمدیہ کیمبل پور کے تمام احباب فخر قوم میاں سر فضل حسین صاحب کی پُرحسرت وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے میاں صاحب موصوف کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور بزور محسوس کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا یہ حقیقی خیر خواہ ایسے وقت میں مسلمانوں سے جدا ہوا۔ جبکہ اس کی اشد ضرورت تھی۔ اور جبکہ پنجاب اپنی کمزوریوں اور مسلمان آپس کی چپقلشوں میں مبتلا تھے۔ ایسے نازک وقت میں میاں صاحب کا مسلمانوں سے جُدا ہونا مسلمانوں کیلئے انتہائی غم و اندوہ کا باعث ہے۔ (خاکسار میاں جان محمد امیر جماعت کیمبلپور)

انبالہ شہر

آج آنریبل خان بہادر میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات کی خبر سنکر انجمن احمدیہ انبالہ شہر کا ایک غیر معمولی اجلاس بعد نماز جمعہ زیر صدارت بابو عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت اتفاق رائے سے پاس کی گئی۔

انجمن احمدیہ انبالہ کا یہ غیر معمولی اجلاس آنریبل خان بہادر میاں سر فضل حسین صاحب کی بے وقت وفات کو ہندوستان کے لئے عموماً۔ اور مسلمانانِ پنجاب کے لئے خصوصاً ایک قومی صدمہ اور نقصانِ عظیم تصور کرتا ہے۔ اور سر ممدوح کے پسماندگان سے اس جانکاہ صدمہ میں اپنی گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد بخش سیکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ شہر)

بھیرہ

بھیرہ ۱۰ ؍جولائی۔ آج جماعت احمدیہ بھیرہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی

ہم ممبران جماعت احمدیہ بھیرہ میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان کی وفات کو ہندوستان کے لئے عموماً اور پنجاب کے لئے خصوصاً ناقابل تلافی نقصان سمجھتے ہیں۔ نیز آپ کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

(فضل الٰہی جنرل سیکرٹری)

شیخوپورہ

آج ۱۰ ؍جولائی۔ بعد نماز جمعہ انجمن احمدیہ شیخوپورہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چوہدری حاکم الدین صاحب وکیل منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

انجمن احمدیہ شیخوپورہ جناب میاں سر فضل حسین صاحب وزیر تعلیم پنجاب کی بے وقت اور اندوہناک موت پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور مرحوم کے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتی ہے سر مرحوم کی موت مسلمانانِ ہند کے لئے نہایت ہی ناقابل تلافی صدمہ ہے۔

پاس ہوا۔ کہ نقل ریزولیوشن جناب میاں نسیم حسین صاحب بی۔ سی۔ ایس خلف الرشید سر مرحوم و اخبار الفضل قادیان کو بھیجی جائے

(خاکسار محمد شفیع)

جماعت سے اخراج کا اعلان

چونکہ منشی محمد ابراہیم صاحب سابق محرر نظارت بیت المال قادیان کے متعلق یہ امر ثابت ہے۔ کہ وہ قولاً اور فعلاً سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نظام کے خلاف باتیں اور حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔ بنابریں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ان کو جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۸، ۹ ؍جولائی ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	شفقت اللہ صاحب	لاہور	۹	Abudu	Nigeria
۲	غلام حیدر صاحب	جموں	۱۰	Abu bahare	"
۳	دیوان بیگم صاحبہ	لائلپور	۱۱	yesufu oladimeji	"
۴	پی۔ ایم خالد صاحب	مالابار	۱۲	Sule	"
۵	اے۔ عمر صاحب	"	۱۳	Salam ogundode	"
۶	Ghadanosi	Nigeria	۱۴	yesufu	"
۷	Salim	"	۱۵	Soni	"
۸	yesufu	"	۱۶	youbu	"
			۱۷	Ali	"

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

بین الاقوامی صلح کے قیام میں جمعیۃ اقوام کی ناکامی

کنووکیشن آف کینٹربری کے جلسہ میں آرچ بشپ کی تقریر

جون کے آخری ایام میں ویسٹ منسٹر چرچ (انگلستان) میں کنووکیشن آف کینٹربری کے ہر دو ایوان کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں آرچ بشپ نے موجودہ بین الاقوامی صورتِ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"دنیا کی موجودہ بین الاقوامی صورت حالات اس قدر پیچیدہ ہنگامہ پرور اور قیام امن کے لئے پُرخطر ہے۔ کہ ہماری یادداشت میں اس سے زیادہ خطرناک کبھی نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ بدامنی اور خطرہ کی جو کیفیت اس وقت دنیا پر محیط ہے۔ وہ شدت اور وسعت کے لحاظ سے جنگ عظیم کے قبل کے ایام سے بھی زیادہ ہے۔

علاوہ ازیں ہم افریقہ کی ایک بے دست و پا قوم پر ایک یوروپین طاقت کے ظلم عظیم کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اور یہ وہ ظلم عظیم ہے جس کو روکنے کے لئے جمعیۃ اقوام کے متفقہ فیصلے۔ اور اس کی کوششیں ناکارہ ثابت ہوئی ہیں۔ اور آج ہم اس بہت بڑی ذلت و شرمساری سے دوچار ہیں۔ جو نامردی اور دون ہمتی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ کسی پر الزام لگانا اس وقت فضول ہے۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ یہ بات ہم عیسائی لوگوں کو ورطۂ یاس و قنوط میں ڈالنے کے لئے کافی ہے۔ کہ عیسائی دنیا کی ہر اس آواز پر جو حبشہ میں زہریلی گیس کے استعمال کے خلاف بلند ہوئی۔ اٹلی نے اپنے کان بہرے کر لئے اٹلی نے وحشیانہ طریق پر نہ صرف مصروف پیکار گروہ پر بلکہ دور دور سے بے کس اور بے نوا حبشی مرد، عورتوں اور بچوں پر زہریلی گیس برسائی جس کا بالآخر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حبشہ کی کمر ٹوٹ گئی۔ اور اٹلی نے فتح و شادمانی کے نقارے بجائے۔

میں نہیں سمجھتا۔ کہ ہمارے لئے ان افسوسناک واقعات میں اس حصہ کے متعلق جو ہمارے ملک نے ادا کیا ہے۔ شرمسار ہونے کی کوئی وجہ ہے۔ کیونکہ تجربہ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ جمعیۃ اقوام کی سابقہ کامیابیوں سے قطع نظر وہ موجودہ ہیئت ترکیبی کے ساتھ جبکہ ایک بڑی یوروپین طاقت اس سے باہر ہے۔ اور ایک دوسری طاقت اس کے اندر رہ کر اس کے فیصلوں اور اس کی ذمہ داریوں کو پائے استحقار سے ٹھکرا رہی ہے۔ اس قابل نہیں۔ کہ کسی خطرۂ عظیم کے موقعہ پر جارحانہ اقدامات جنگ کو روک سکے۔

علاوہ ازیں یہ سوال بھی ہے۔ کہ کیا لیگ کی رکن وہ سلطنتیں جو میثاق لیگ کی اطاعت کا دم بھرتی ہیں۔ اپنے اقدامات کے تمام نتائج و عواقب کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ موجودہ خانہ میں فوجی تعزیرات بلکہ ان کے امکان کو بھی ناقابل عمل قرار دیا گیا ہے۔ لیکن واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ فوجی تعزیرات کے بغیر اقتصادی عقوبات ناکافی ہیں۔"

مشرقی یورپ میں خطرہ کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے آرچ بشپ نے کہا۔ "اگر جرمنی کو لیگ میں داخل ہونے کے لئے آمادہ کیا جا سکے۔ تو یہ خطرہ کم ہو سکتا ہے یقیناً نئی قائم ہونے والی لیگ کا سب سے پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ دنیا میں اسلحہ کی تخفیف کے لئے دوبارہ کوشش کرے۔ اور اس طرح باہمی بداعتقادی اور خوف کے ایک بہت بڑے باعث کو دور کیا جائے۔ ہم اس نصب العین کو جس کے لئے لیگ قائم کی گئی۔ چھوڑ نہیں سکتے۔ اور نہ اس میں کسی قسم کی کمی گوارا کر سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اس نصب العین کو مدنظر رکھتے ہوئے لیگ کا دوبارہ قیام عمل میں لائیں۔ اگرچہ یہ ایک طویل اور دقت طلب عمل کیوں نہ ہو۔ ہو سکتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے واقعات نے اس نصب العین کی قدر و منزلت کو دنیا کی نظروں سے گرا دیا ہو۔ لیکن وہ نصب العین ابھی تک قائم ہے۔"

آرچ بشپ کے ان افکار سے ظاہر ہے۔ کہ دنیائے عیسائیت کے مذہبی اثر بھی اٹلی کے اس مظاہرہ وحشت و بربریت کو روک نہ سکے۔ جو اس نے حبشہ میں کیا۔ جمعیۃ الاقوام کی ناکامی کو نہایت ناپسندیدگی اور غم آلود نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

لیکن اس ناکامی میں جہاں مختلف دول کی خود غرضیوں کو دخل ہے وہاں عیسائیت پر بھی اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جو یہ تعلیم دیتی ہے۔ کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ اگر کوئی قمیض مانگے تو جبہ بھی اسے دے دو۔ عیسائیت کی اس تعلیم کی موجودگی میں آرچ بشپ آف کینٹربری کا یہ ارشاد کہ فوجی تعزیرات کے بغیر اقتصادی عقوبات ناکافی ہیں۔ اور ساتھ ہی اس بات پر ذلت اور ناکامی کا اعتراف کہ جمعیۃ الاقوام نے اٹلی کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی۔ بتاتا ہے۔ کہ باوجود عیسائیت کی نمائندگی کی ذمہ واری اپنے کندھوں پر رکھنے کے وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں قیام امن کے لئے اور ظلم کے انسداد کے لئے وہ اصل کام نہیں دے سکتا۔ جو عیسائیت نے پیش کیا ہے۔ بلکہ اس کے لئے اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ اسلام عیسائیت کی طرح یہ نہیں کہتا۔ کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو۔ اور وہ جو نہ چھینے وہ بھی اس کے حوالے کر دو۔ بلکہ اسلام یہ اصل پیش کرتا ہے کہ

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۚ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

یعنی اگر دو فریق آپس میں لڑ پڑیں۔ تو دوسری اقوام کا فرض ہے۔ کہ ان کی آپس میں صلح کرا دیں لیکن اگر کوئی فریق صلح پر آمادہ نہ ہو۔ وہ صلح کرانے والوں کا فیصلہ مسترد کر دے اور از راہ ظلم و ستم دوسرے فریق کو نقصان پہونچانا چاہے۔ تو جو فریق زیادتی کر رہا ہو سب مل کر اس سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف لوٹ آئے یعنی ظلم اور تعدی کا خیال چھوڑ دے۔ پس اگر وہ اس امر کی طرف مائل ہو جائے۔ تو پھر ان دونوں میں صلح کرا دو۔ مگر انصاف اور عدل سے کام لو۔ کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

یہ اسلامی اصل قوموں کے باہمی جھگڑوں کو مٹانے کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ دول فرنگ کی قائم کردہ جمعیۃ اقوام کا جنازہ اسی پر نہ چلنے کی وجہ سے نکلا۔ اور اب بشپ آف کینٹربری ...

حدیث لو عاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیاً

پر

اعتراضات کے جواب

ابن ماجہ کی حدیث لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً۔ جب ہماری طرف سے اجراء نبوت کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہے۔ تو مخالفین اس پر عموماً یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ لَوْ جس قضیے (جملے) پر داخل ہوتا ہے۔ اس کا وقوع محال ہوا کرتا ہے۔ اور جو چیز محال ہو۔ اس کو کسی مدعیٰ کے اثبات میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس جگہ بھی چونکہ لَوْ آیا ہے۔ اس لئے اس سے اجراء نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ لَوْ جس قضیے پر داخل ہوتا ہے۔ اس کے دو اجزاء ہوتے ہیں۔ جزء اول کو شرط یا مقدم اور جزء ثانی کو جزا یا تالی کہتے ہیں۔ لَوْ اپنے اندر یہ خصوصیت اور یہ اثر نہیں رکھتا۔ کہ اس کے کسی جملے پر داخل ہونے کی وجہ سے اس جملے کی جزا محال ہو جائے۔ ہاں دخول لَوْ سے قبل اگر اس جملے کی جزا محال ہو۔ تو دخول لَوْ کے بعد بھی وہ محال ہی رہتی ہے۔ جیسے صاحب مغنی اللبیب اپنی کتاب جلد ۱ صفحہ ۲۰۰ پر لکھتے ہیں۔ کہ "انہا (لو) تفید امتناع الشرط خاصۃ ولا دلالۃ لہا علیٰ امتناع الجواب ولا علیٰ ثبوتہٖ" کہ لو محض جملے کے پہلے جز یعنی شرط کے محال ہونے کا فائدہ دیتا ہے۔ لیکن وہ جزا کے محال ہونے یا ثابت ہونے پر قطعاً دلالت نہیں کرتا۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ محض کسی جملے سے قبل لَوْ کے آنے سے ہم یہ فتوے صادر نہیں کر سکتے۔ کہ یہ جملہ محال ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کو محال ثابت کرنے کے لئے ہمیں اور خارجی دلائل کا محتاج ہونا پڑے گا۔ اور وہ خارج دلائل اس حدیث کے متعلق ہمارے مخالفین پیش نہیں کر سکتے۔

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ لَوْ کی جزا اس صورت میں محال ہوا کرتی ہے۔ جبکہ لَوْ کے بعد کے شرط و جزا عمومیت میں مساوی ہوں جیسے لو کانت الشمس طالعۃ لکان النہار موجوداً۔ دو فقرے آئے ہیں پہلا الشمس طالعۃ شرط واقع ہوا ہے۔ اور دوسرا "النہار موجوداً" جزا ہے۔ یہ دونوں فقرے چونکہ عمومیت کے لحاظ سے ایک دوسرے کے مساوی ہیں یعنی جب صادق ہوں۔ تو دونوں صادق ہوتے ہیں۔ اور جب صادق نہ ہوں۔ تو دونوں صادق نہیں ہوتے۔ لہٰذا شرط کے محال ہونے کی وجہ سے جزاء محال ہوئی۔ لیکن اگر اس قاعدے کے خلاف جزء اول یعنی شرط اخص ہو۔ اور جزء ثانی یعنی جزا اعم ہو۔ تو پھر شرط کے محال ہونے کی وجہ سے جزاء نہ صرف محال ہوتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات ضروری الثبوت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس امر کو واضح کرنے کے لئے میں چند مثالیں قرآن کریم اور حدیث سے پیش کرتا ہوں۔

(۱) ولو اننا انزلنا الیہم الملٰئکۃ وکلمہم الموتیٰ وحشرنا علیہم کل شیءٍ ما کانوا لیؤمنوا (انعام) اس آیت میں ولو سے لیکر کل شیءٍ تک شرط ہے اور ما کانوا لیؤمنوا جزا ہے۔ اس آیت میں شرط تو محال ہے۔ لیکن جزاء محال نہیں۔ کیونکہ واقعات تبلاتے ہیں۔ کہ اس آیت میں جن لوگوں کا ذکر ہے۔ ان میں بہت سے ایمان لے آئے تھے۔ اگر جزاء محال ہوتی تو پھر وہ ایمان کیسے لا سکتے تھے۔ پس ان کا ایمان لے آنا ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ اس آیت میں جزا ما کانوا لیؤمنوا نہ صرف محال ہے۔ بلکہ واقعات نے اس کو ضروری الثبوت قرار دے دیا ہے۔ اس کی وجہ وہی ہے۔ جس کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ جب شرط و جزا میں مساوات نہ ہو۔ تو جزا محال نہیں ہوا کرتی۔

(۲) ولو انّ ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللّٰہ۔ اس آیت میں ولو انّ سے لیکر سبعۃ ابحر تک کا کلام شرط واقع ہوا ہے۔ اور ما نفدت کلمات اللّٰہ جزا ہے۔ اب اگر لَوْ کی وجہ سے ہم جزا ما نفدت کلمات اللّٰہ کو محال کہیں۔ تو لامحالہ ماننا پڑے گا۔ کہ خدا تعالےٰ کے کلمات ختم ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بالبداہت باطل ہے۔

(۳) ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون (انعام ع) اس آیت میں لعادوا لما نہوا عنہ محال نہیں۔ بلکہ واجب ہے۔ ورنہ پھر انہم لکاذبون خدا تعالےٰ کا قول غلط ہو جائے گا۔ جو اس آیت میں بطور نتیجہ پیش کیا گیا ہے۔

(۴) لو کان فیہما اٰلہۃٌ الا اللّٰہ لفسدتا اس آیت میں لفسدتا نہ صرف محال ہے بلکہ ضروری الثبوت ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ خداوند کریم دوسری جگہ فرماتا ہے۔ کہ ظہر الفساد فی البر والبحر یعنی بر و بحر میں فساد کا ظہور ہوا۔

پس لکان صدیقاً نبیاً جزا ہے اور ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ یہ محال نہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ لو عاش ابراھیم شرط اور لکان صدیقاً نبیاً جزا میں مساوات نہیں پائی جاتی بلکہ جزا اعم اور شرط اخص ہے اور اس صورت میں جزاء نہ صرف یہ کہ محال نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض اوقات ضروری الثبوت ہوتی ہے۔

(۵) نعم العبد صہیب لو لم یخف اللّٰہ لم یعصہ (الحدیث) اس میں لو لم یخف اللّٰہ شرط ہے۔ اور لم یعصہ جزا۔ اگر جزا کو لَوْ کے آنے کی وجہ سے محال گردانا جائے۔ تو لازماً ماننا پڑے گا۔ کہ اگر صہیب کو خدا سے خوف ہو۔ تو وہ گناہ کریگا حالانکہ یہ معنے بالبداہت باطل ہیں۔ پس یہاں پر لَوْ تقریر الجواب کے لئے آیا ہے یعنی یہ کہ جزا ضروری الثبوت ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے۔ کہ اگر مقدم (شرط) محال ہو۔ تو تالی (جزاء) بھی محال ہوا کرتی ہے لیکن حدیث بالا میں جو شرط ہے۔ یعنی "زندہ رہنا" وہ محال نہیں۔ اور جو چیز محال ہے۔ "ابراہیم کا زندہ ہونا" وہ شرط ہی نہیں۔ پس اس صورت میں جزاء لکان نبیاً محال ثابت نہیں ہوئی۔ اور جب محال نہ ہوئی تو کم از کم اس کا امکان تو ثابت ہوا۔ وھو المدعیٰ اس کی تائید علامہ ملا قاری صاحب نے بھی کی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

"انما الکلام علیٰ فرض وجود المقدم" (موضوعات کبیر صفحہ ۵۸) یعنی یہاں پر مقدم کا وجود فرض کیا گیا ہے۔ اور یہ امر محال نہیں۔ تو جب مقدم (شرط) محال نہ ہوا۔ تو جزا بھی محال نہ ہوئی۔

(چراغ الدین مولوی فاضل مبلغ سرحد)

احباب جماعت سے ایک ضروری درخواست

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل نمائندہ الفضل کی حیثیت سے اخبار کی اشاعت بڑھانے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ اور اس وقت وہ صوبہ سرحد میں ہیں۔ اور شدید گرمی کے موسم میں مستقل مزاجی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ تا الفضل کی توسیع اشاعت کی خاص سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہونچائیں۔ احباب کو اچھی طرح علم ہے۔ کہ جماعت کی تعداد کے پیش نظر الفضل کی اشاعت بہت محدود ہے۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز متعدد بار احباب کو اس طرف متوجہ کر چکے ہیں۔ کہ اپنے قومی پریس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ احباب جماعت اور بالخصوص عہدیداران انجمن ہائے احمدیہ۔ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ جب وہ ان کے ہاں پہونچیں۔ پوری طرح تعاون کرتے ہوئے الفضل کی توسیع اشاعت میں عملی حصہ لیں گے۔ اور اپنے اپنے ہاں کے معزز غیر احمدیوں میں بھی اخبار کی اشاعت کے لئے خاص کوشش فرمائینگے ایسے تمام معاونین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اخبار میں ان کے لئے دعا کی درخواست درج کی جائے گی۔

(مینیجر)

بوڈاپسٹ (ہنگری) کے ایک مشہور اخبار میں احمدی مجاہد کی تبلیغی جد و جہد کا ذکر

لوگوں سے میل جول

بوڈاپسٹ کے مشہور اخبار "Fuggetlenseg" نے ۱۴ جون کے سنڈے ایڈیشن میں "ایک احمدی مجاہد بوڈاپسٹ کو حقیقی اسلام کا مرکز بنانا چاہتا ہے" کے زیر عنوان چوہدری حاجی احمد خاں صاحب ایاز بی اے ایل ایل بی کے متعلق ان کے فوٹو کے ساتھ ایک دلچسپ مقالہ لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:-

چند ماہ سے بوڈاپسٹ میں چمکیلی آنکھوں والا ایک ہندوستانی جوان آیا ہوا ہے۔ جو اپنی سفید یا سبز پگڑی کی وجہ سے ہر جگہ لوگوں کو یکساں طور پر اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ بچے اور نوجوان سب حیرت سے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ کالج کے لڑکے اور لڑکیاں عموماً اس سے دستخطوں کا مطالبہ کرتی ہیں۔ وہ خندہ پیشانی سے ان کے کاغذوں اور نوٹ بکوں پر انگریزی اور اردو میں اپنا نام "حاجی احمد خاں ایاز قادیان انڈیا" لکھ دیتا ہے۔ اور جب وہ لفظ Kosgonom (شکریہ) کہکر اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ تو وہ بھی اس کے جواب میں Szivesen (بدل و جان) کا لفظ اس عمدگی۔ اور زبان کی صحت سے بولتا ہے۔ کہ سننے والے حیران ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں:۔

خوراک کے متعلق احتیاط

ہوٹلوں میں ملازمین کے ساتھ بھی وہ ہنگری زبان میں گفتگو کرتا ہے۔ قدرتی طور پر غیر جگہ حسب منشا غذا کا حاصل کرنا آسان نہیں ہوتا۔ لیکن وہ ہمیشہ ایسی چیزوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ جن کے متعلق اسے یقین ہو۔ کہ وہ خنزیر کے گوشت چربی اور شراب وغیرہ سے مبرّا ہیں:۔

ہنگری سے تعلق

ہنگری کے اس نئے دوست کو قریب سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا ہنگری میں قیام سیاحت کی غرض سے یا عام مہمانوں کی طرح نہیں۔ بلکہ وہ ہنگری کا غیر معمولی اور قابل قدر دوست ہمدرد ہے:۔

مسٹر ایاز نہایت خاموشی سے بوڈاپسٹ میں وارد ہوا۔ اس کے پاس صرف ایک تعارفی خط تھا۔ جو ہنگری کے اکاریگل بابا کمیٹی کے صدر و نائب صدر Baron Sigmund Pereiny اور Dr. St. Barczy کے نام تھا۔

اسلام کا دوبارہ احیاء کرنے والی جماعت جس کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔ اور قادیان سے تمام جماعت پر نگرانی رکھتے ہیں۔ تبلیغی مشنوں کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ گل بابا کمیٹی نے ان کی توجہ ہنگری اور مسلمانانِ ہنگری کی طرف مبذول کرائی چنانچہ انہوں نے حالات کا جائزہ لینے کے لئے حاجی احمد خاں کو یہاں بھیجا ہے۔ حاجی احمد خاں ہنگری اور اس کے باشندوں کا ہر پہلو سے مطالعہ کر رہا ہے۔ اس نے ہنگری میں اپنے تاثرات لکھ کر نہ صرف حضرت امام جماعت کی خدمت میں بھیجے ہیں۔ بلکہ اخبارات میں مضامین شائع کر کے اہل ہند کو بھی ان سے آگاہ کیا ہے:۔

ایاز خاں کو پہچاننا کوئی مشکل نہیں وہ ہر جگہ پگڑی باندھے ظاہر ہوتا ہے۔ اور جس جگہ معزز لوگوں کا کوئی مجمع ہو۔ وہاں موجود ہوتا ہے۔ وہ بسرعت ہنگری زبان سیکھ رہا ہے۔ اور ہر چھوٹے بڑے سے خندہ پیشانی کے ساتھ گفتگو کرتا ہے جیسا کہ بعض اخبارات نے لکھا ہے۔ وہ ہرگز اجنبی مہمان نہیں۔

چنانچہ اس نے خود مسکرا کر کہا:۔ میں ہرگز غیر ملکی یا اجنبی جاسوس نہیں ہوں اور نہ یہاں اپنے آپ کو اجنبی یا غیر ملکی تصور کرتا ہوں۔ میں بوڈاپسٹ کو اپنا گھر خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ہنگری کی قوم ہزار سالہ مغربی تمدن کے باوجود مشرق کی روحانی خوبیوں سے خالی نہیں۔ اور میں ہندوستان کے روزانہ اخبار "الفضل" میں ہنگری کے متعلق اپنے خیالات شائع کرا چکا ہوں۔ اور بعض انگریزی اخباروں میں بھی میں نے ہنگری کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ کہ:۔

"قوموں کے درمیان جذبات ہمدردی ایک دوسرے کے متعلق واقفیت حاصل کرنے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ہنگری قوم کے لوگوں سے ملتے ہی محبت اور دوستی کے جذبات موجزن ہو جاتے ہیں۔ مشرقی سیاح کو ہنگری کے لوگوں کی روح اس طرح اپیل کرتی ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے ایک لمبی جدائی کے بعد اپنے ایک بھائی کو پا لیا ہے۔ میں نے آتے ہی محسوس کیا۔ کہ میں یہاں اجنبی نہیں ہوں۔ سادگی۔ تواضع۔ خوش خلقی جس کے ہم مشرق میں عادی ہیں۔ یہاں بھی موجود ہے۔ میرے خیال میں ہندوستان سے حصول تعلیم کے لئے آنے والے طلباء کے لئے یہ سب سے زیادہ موزوں جگہ ہے۔ یہاں وہ مغربیت کے زہریلے اثر سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں"۔

ہنگری میں تبلیغ اسلام

اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ ایاز خاں ہنگری کو مسلمان بنانا چاہتے ہیں۔ اور ان کی اس دلیری اور جرأت پر حیرانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے اس حیرانی کا یوں جواب دیا ہے۔ کہ میں ایک خدا پر یقین رکھتا ہوں۔ اور ہنگری کے لوگ بھی ایک ہی خدا کو مانتے ہیں۔ اس لئے ان کا اسلام قبول کر لینا بعید از قیاس نہیں مجھے ہنگری کے لوگوں کی دعا نے جو وہ روزانہ کرتے ہیں۔ بہت متاثر کیا ہے وہ یہ ہے "میں ایک خدا پر یقین رکھتا ہوں میں ایک وطن پر یقین رکھتا ہوں۔ میں ایک خدا کے ابدی انصاف پر یقین رکھتا ہوں۔ میں ہنگری کے دوبارہ احیاء پر یقین رکھتا ہوں"۔

نظام احمدیت

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا جب میں نے بوڈاپسٹ کی چار مشہور یادگاروں کو دیکھا۔ تو میرے دل پر بہت اثر ہوا جنہیں دیکھا۔ مذکورہ بالا دعا وہاں کندہ تھی۔ اور اس پر قومی تہذیب کے الفاظ لکھے تھے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہنگری قوم کی روح اسلام کے کس قدر قریب ہے۔ اگر ہنگری کا ملک خدا تعالیٰ پر پورے اخلاص کے ساتھ یقین رکھتا ہو۔ تو میں اسے سنا دیتا ہوں۔ کہ اس کا شاندار مستقبل نہایت قریب ہے اور اسے چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ وہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ جنہوں نے ۱۸۸۹ء میں ہندوستان کے ایک گاؤں قادیان سے اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے اور قرآن کریم کی تعلیم کو از سر نو دنیا میں رائج کرنے کیلئے ماموریت کا دعویٰ کیا۔ آپ کا مقصد لوگوں میں حقیقی اسلام کی روح پھونکنا اور دنیا میں امن قائم کرنا تھا۔ آپ نے اس مقصد کے لئے ایک ایسی جماعت کی بنیاد ڈالی۔ جو خدا کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے اور وہ صرف مشرق میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام دوسرے حصوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے ہندوستان۔ جاوا۔ سماٹرا۔ انگلستان۔ امریکہ اور دوسرے ممالک سے اس کے متعدد اخبارات اور رسالے شائع ہوتے ہیں۔ کئی اخبارات اور رسالے جماعت کے صدر مقام قادیان سے شائع ہوتے ہیں جنہیں دنیا کے مختلف کونوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا انتظام ایک صدر انجمن کے سپرد ہے۔ جو اخراجات اور تبلیغ وغیرہ کے کام کی نگرانی کرتی ہے۔ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ (علیہ السلام) کے موجودہ جانشین اور جماعت احمدیہ کے امام حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ہیں آپ کے ماتحت ایک انتظامیہ کمیٹی ہے۔ جو متعدد ناظروں پر مشتمل ہے اور ہر ناظر اپنے اپنے صیغہ کا انچارج ہے:۔

جماعت احمدیہ کے لوگ سال میں دو دفعہ قادیان میں خاص طور پر آتے ہیں اور کانفرنسوں میں دینی مسائل تبلیغ کو وسیع کرنے کے ذرائع اور سالانہ بجٹ وغیرہ کے متعلق تجاویز پر غور و خوض کیا جاتا ہے:۔

احمدیت کی غرض

احمدیت کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ انسانی زندگی کے مختلف عناصر کے درمیان سمجھوتہ کرا کر دنیا میں امن

جدید آئین اور صوبجاتی نظم و نسق کا مجوزہ خاکہ

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں صوبجاتی نظم و نسق کی جو سکیم تیار کی گئی ہے۔ اس کے بعض اہم اقتباسات کا ذیل میں ترجمہ دیا جاتا ہے

آئین نو میں برہما ہندوستان سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اور باقی برطانوی ہندوستان کو گیارہ مختلف صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر صوبہ آئندہ "گورنر کے صوبے" کہلائیں گے۔ اور وہ یہ ہیں۔ مدراس۔ بمبئی۔ بنگال۔ یوپی۔ پنجاب۔ بہار۔ صوبجات متوسط اور برار آسام۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ۔ اڑیسہ۔ سندھ۔ علاقہ برار کا معاملہ ابھی گورنمنٹ برطانیہ اور حضور نظام حیدر آباد کی حکومت کے درمیان زیر غور ہے۔ اسی لئے فی الحال اسے صوبجات متوسط سے شامل رہنے دیا گیا ہے۔ اور یہ متحدہ صوبہ صوبجات متوسط اور برار" کے نام سے ایک ہی گورنر کے ماتحت ہوگا۔

صوبوں کا انتظامی نظم و نسق

گورنر صوبوں کے گورنر ہز مجسٹی ملک معظم کی طرف سے مقرر ہونگے اور صوبہ کا انتظام ہز مجسٹی کے نمائندہ کی حیثیت سے گورنر کے ہاتھ میں ہوگا۔ جسے وہ خود بلا واسطہ یا اپنے ماتحت افسروں کے ذریعہ چلائے گا۔

وزراء گورنر کی امداد اور مشورہ کے لئے وزراء کی ایک کونسل ہوگی۔

جو انتظامی امور میں سوائے اس صورت میں جبکہ گورنر مجوزہ آئین کی رو سے اپنی مرضی کے موافق عمل کرے۔ اسے مشورہ دیگی لیکن اس کی ذاتی رائے میں کوئی بات مخل نہ ہوسکیگی۔ گورنر حسب منشاء وزراء کی کونسل کے اجلاس کا صدر بھی بن سکتا ہے۔ انتظامی امور کے متعلق ہر معاملہ میں اس کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا۔

وزراء کا انتخاب گورنر کرے گا۔ اور وہی انہیں طلب کرے گا۔ اور کونسل کی رکنیت کے لئے ان سے وہی حلف لیگا۔ اور ان کے عہدہ کی میعاد اسی کی مرضی پر موقوف ہوگی۔ مسلسل چھ ماہ تک صوبجاتی لیجسلیچر کا رکن نہ رہنے کی صورت میں وزیر اس عرصہ کے اختتام پر اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوجائیگا وزراء کی تنخواہیں مجلس وضع قوانین۔ قانون کے ذریعہ مقرر کرے گی۔ لیکن جب تک یہ صورت عمل میں نہیں آتی۔ ان کی تنخواہیں گورنر مقرر کرے گا۔ وزراء کا انتخاب۔ ان کا طلب کرنا۔ معزول کرنا اور ان کی تنخواہیں مقرر کرنا یہ سب باتیں گورنر کی اپنی مرضی پر منحصر ہونگی۔

گورنر کی خاص ذمہ داریاں گورنر کے فرائض میں حسب ذیل خاص ذمہ داریاں بھی شامل ہیں۔

(۱) صوبہ یا اس کے کسی حصہ کے امن کو خطرہ میں پڑنے سے بچانا (۲) اقلیتوں کے جائز حقوق کی حفاظت کرنا (۳) سرکاری ملازموں اور ان کے لواحقین کو وہ حقوق دلوانا جو اس آئین کے ماتحت ان کے لئے مقرر ہیں۔ اور ان کے جائز مفادات کی حفاظت کرنا۔ (۴) ہندوستانی ریاستوں اور والیان ریاستہائے کے حقوق اور عزت کا تحفظ وغیرہ وغیرہ

گورنر جنرل کے اختیارات گورنر پر گورنر جنرل کو اختیار ہے۔

(۱) کہ وہ کسی صوبہ کے گورنر کو اپنا نائب ہونے کی حیثیت میں ایسے فرائض سرانجام دینے کی ہدایت دے۔ جن کا تعلق قبائلی علاقوں سے ہو۔ (۲) اگر کسی معاملہ میں گورنر جنرل ضروری سمجھتا ہو یا اس میں سہولت دیکھتا ہو۔ تو وہ کسی صوبہ کے گورنر کو اپنے ایجنٹ کی حیثیت میں ایسے فرائض کی بجا آوری کی ہدایت دے سکتا ہے جن کا تعلق ملکی دفاع۔ غیر ملکی معاملات یا مذہبی معاملات سے ہو۔

اس قسم کے فرائض کی بجا آوری گورنر اپنی مرضی کے مطابق کرے گا۔ علاوہ ازیں وہ معاملات جن میں گورنر اپنا ذاتی فیصلہ یا مرضی عمل میں لائے گا۔ ان پر بھی گورنر جنرل نگرانی رکھیگا اور گورنر گورنر جنرل کی ہدایات کے مطابق جو اس کی طرف سے دی جائیں عمل کریگا۔

ایڈووکیٹ جنرل ہر صوبہ کا گورنر صوبہ کا ایک ایڈووکیٹ جنرل مقرر کرے گا جس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ صوبہ کی گورنمنٹ کو قانونی معاملات میں مشورہ دے۔ اور قانونی رنگ کے دوسرے فرائض کو جو گورنر کی طرف سے وقتاً فوقتاً اس کے لئے متعین کئے جائیں گے۔ سرانجام دے

صوبجاتی مجالس وضع قوانین

ہر صوبہ میں ایک مجلس وضع قوانین ہوگی۔ صوبہ مدراس۔ بمبئی۔ بنگال۔ یو۔ پی۔ بہار اور آسام میں مجلس وضع قوانین کے دو ایوان ہونگے۔ دوسرے صوبجات میں صرف ایک۔ جہاں دو ایوان ہونگے۔ وہاں ایک لیجسلیٹو کونسل اور دوسرا لیجسلیٹو اسمبلی کے نام سے موسوم ہوگا لیکن جہاں صرف ایک ایوان ہوگا۔ وہاں وہ لیجسلیٹو اسمبلی کے نام سے پکارا جائیگا۔

لیجسلیٹو اسمبلی پنجاب پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی میں کل ۱۷۵ نشستیں ہونگی جن میں سے ۴۲ جنرل نشستیں اور ۸ جدولی اقوام کی نشستیں ہونگی۔ سکھوں کو ۳۱ مسلمانوں کو ۸۴۔ اینگلو انڈین کو ایک۔ یورپینوں کو ایک۔ ہندوستانی عیسائیوں کو دو۔ تجارت اور صنعت کے نمائندوں کو ایک۔ بڑے بڑے زمینداروں کو پانچ۔ یونیورسٹی کو ایک۔ مزدوروں کے نمائندوں کو تین۔ عورتوں کی چار نشستوں میں سے ایک عام ایک سکھوں اور دو مسلمانوں کو دی جائیں گی۔

صوبجاتی اسمبلیوں اور کونسلوں کی میعاد ہر صوبہ کی لیجسلیٹو اسمبلی کی میعاد بغیر اس کے کہ اسے جلدی توڑ دیا جائے۔ پانچ سال ہوگی اور ہر پانچ سال کے اختتام پر اس کا دوبارہ انتخاب عمل میں آئے گا۔ لیکن لیجسلیٹو کونسل ایک مستقل ادارہ ہوگا۔ اور ہر تیسرے سال بعد اس کے ایک تہائی ارکان ریٹائر ہوجایا کرینگے۔ اور ہر رکن کے لئے رکنیت کی میعاد نو سال ہوگی۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کونسل کے قیام اول پر گورنر بعض ارکان کی میعاد رکنیت کو کم کر دے گا۔ اس کے بعد ہر تیسرے سال ایک تہائی ارکان ریٹائر ہوجایا کریں گے

مجالس وضع قوانین کا طریق کاروائی

ہر صوبہ کے ایوان یا ایوانوں کا سال کے دوران میں کم سے کم ایک اجلاس منعقد ہوگا علاوہ ازیں گورنر جب چاہے۔ اور جہاں چاہے۔ ان کے اجلاس طلب کر سکتا۔ ایک یا دونوں ایوانوں کو معطل کر سکتا۔ اور لیجسلیٹو اسمبلی کو توڑ سکتا ہے۔ گورنر حسب منشاء لیجسلیٹو اسمبلی لیجسلیٹو کونسل یا ان صوبوں میں جہاں دونوں ایوان ہیں۔ دونوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کر سکتا اور اس مقصد کے لئے ارکان کو بلا سکتا ہے۔ اور اسی طرح ان میں اپنے پیغام بھی بھیج سکتا ہے۔

ہر وزیر اور ایڈووکیٹ جنرل کو اختیار ہوگا۔ کہ مجالس وضع قوانین کے جلسوں میں تقریر کرے۔ اور انکی کارروائی میں حصہ لے۔

ہر صوبجاتی لیجسلیٹو اسمبلی اپنے میں سے ایک "سپیکر" اور ایک "ڈپٹی سپیکر" منتخب کرےگی لیجسلیٹو کونسل میں "سپیکر" اور "ڈپٹی سپیکر" کو "پریذیڈنٹ" اور "ڈپٹی پریذیڈنٹ" کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ کسی بل کے لیجسلیٹو اسمبلی میں یا ہر دو ایوان رکھنے والے صوبوں کی صورت میں لیجسلیٹو اسمبلی اور لیجسلیٹو کونسل دونوں میں پاس ہو جانیکی صورت میں اسے گورنر کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور وہ حسب منشاء اعلان کرے گا۔ کہ وہ ہز مجسٹی کے نام پر اسے منظور کرتا یا نامنظور کرتا یا اس کے متعلق گورنر جنرل کی رائے معلوم کرنے کے لئے محفوظ رکھتا ہے۔

اگر گورنر بل کو دوبارہ غور کرنیکے لئے یا اس میں اپنی طرف سے کسی ترمیم کے پیغام کے ساتھ واپس کرتا ہے۔ تو ایوان اس پر دوبارہ غور کریں گے۔ وہ بل جو گورنر جنرل کی رائے معلوم کرنے کے لئے محفوظ کیا گیا ہو۔ اس کے متعلق گورنر جنرل اعلان کرے گا۔ کہ وہ ہز مجسٹی کے نام پر اسے منظور کرتا یا نامنظور کرتا یا ہز مجسٹی ملک معظم کی رائے معلوم کرنے کے لئے محفوظ رکھتا ہے وہ بل جو ملک معظم کی رائے معلوم کرنے کے لئے محفوظ کیا گیا ہو۔ اس وقت تک ایکٹ نہیں بن سکتا۔ جب تک اس کے گورنر کے روبرو پیش کئے جانے کی تاریخ سے لیکر بارہ ماہ کے اندر اندر گورنر پبلک نوٹیفکیشن کے ذریعہ یہ اعلان نہ کر دے کہ ملک معظم نے اس کی منظوری دیدی ہے اگر گورنر یا گورنر جنرل کسی ایکٹ کے متعلق منظوری دیدیں۔ تو اسے ہز مجسٹی ملک معظم کی طرف سے منظوری کی تاریخ سے لیکر بارہ ماہ کے اندر اندر رد کیا جا سکتا ہے۔

اپنے بچوں کو مذہبی تعلیم و تربیت کے لئے قادیان بھیجو!

ملک سعید احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید نے یوم تحریک جدید کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

اس وقت جو کام خدا تعالےٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ ایسا نہیں کہ ہمارے ہی زمانے میں اور ہماری زندگی میں کامل طور پر انجام تک پہونچ جائے۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ ہماری آئندہ نسلیں بھی اس کام کو سنبھال لیں۔ اور عمدگی سے سر انجام دیں۔ پس ہمیں خود بھی اس کام کی طرف جو خدا تعالےٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ توجہ کرنی چاہیئے اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس قابل بنانا چاہیئے۔ اور ان کی اس طریق پر تربیت کرنی چاہیئے کہ وہ اس کام کو سنبھال سکیں۔ اور اچھی طرح سر انجام دے سکیں۔ پس اولاد کی تربیت کو بھی اسی کام میں ہی شمار کرنا چاہیئے جو خدا تعالےٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اس کام کا ایک جزو ہے اور اس کے بغیر ہماری آئندہ کامیابی مشکل ہے۔

دنیا میں آج تک جس قوم نے بھی ترقی کی ہے۔ اس کی ترقی کا موجب یہی بات ہوئی ہے۔ کہ اس نے اپنی آئندہ نسلوں کو اپنا حقیقی جانشین بننے کے قابل بنا دیا۔ اور اس کی ایسے طریق سے تربیت کی۔ کہ وہ قوم کی ذمہ واریاں اٹھانے کے قابل ہو گئی۔ پس جماعت کی ترقی اور کامیابی کے لئے سب سے ضروری اور لابدی امر یہ ہے کہ اپنی اولادوں کی تربیت ایسے طور پر کی جائے۔ کہ وہ آنے والے حالات کا مقابلہ اچھی طرح کر سکیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت تربیت اولاد کا سب سے بہترین طریق یہی ہے۔ کہ احباب اپنے بچوں کو بغرض تعلیم و تربیت قادیان بھیجیں۔ کسی مکان کی مضبوطی کے لئے صرف یہی ضروری نہیں ہوتا۔ کہ اس کی بنیادیں مضبوط ہوں۔ بلکہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اس کی اینٹیں اور اوپر کا مصالح تمام عمدہ استعمال کیا گیا ہو۔ اور یہ دونوں باتیں آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ پس احباب یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ ہماری جڑ ہیں اور بنیادیں مضبوط ہیں۔ اس لئے ہمیں کوئی فکر نہیں بلکہ اوپر کا بھی فکر کرنا چاہیئے۔ اور ان بنیادی پتھروں پر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بابرکت ہاتھوں سے رکھ گئے ہیں۔ ایک اعلےٰ اور مضبوط مکان بنانا چاہیئے۔ ہماری اولادیں ہی ہیں جن کے ذریعہ حضور کی کئی پیشگوئیاں پوری ہوں گی۔ اور جن کے ساتھ احمدیت کی ترقی وابستہ ہے۔

اگر کہا جائے کہ ہم اپنی اپنی جگہوں پر ان کی تربیت کر سکتے ہیں۔ تو یہ غلط ہے کیونکہ آج کل مغربی تہذیب اور دہریت ہر جگہ لوگوں پر اثر ڈال رہی ہے۔ اور شہروں میں وہ بچے جو فطرت اسلام پر پیدا ہوتے ہیں۔ آج کل کی گندی سوسائٹیوں میں پڑ کر خراب ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا تربیت کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ ان کو ایسے گندے ماحول سے محفوظ رکھا جائے اسی لئے اسلام نے حکم دیا ہے۔ کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں سب سے پہلے اذان دو تاکہ دنیا میں آتے ہی خدا کی آواز اس کے کانوں میں پڑے۔ اور اس اثر کی وجہ سے آئندہ اس کی فطرت بری باتوں سے کنارہ کشی کرے۔ اور برائی کی طرف توجہ نہ ہو۔ پس دوسرے شہروں میں بچوں کی تربیت کا خاص طور پر خیال نہیں رکھا جا سکتا۔ اور نہ ہی والدین ایسا کر سکتے ہیں۔ کہ اپنے بچوں کی ہر وقت نگرانی کر سکیں اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اپنے بچوں کو قادیان بھیجو تاکہ ان کی تربیت نہایت احسن اور منظم طریق پر کی جاسکے۔ اور ہر وقت ان کی نگرانی ہوتی رہے۔

پس بچوں کو ہر قسم کے گندے ماحول سے محفوظ رکھنے اور ان کی تعلیم شریعت کے اسلوب کے ماتحت کرنے کا یہی واحد ذریعہ ہے۔ کہ صاحب استطاعت احباب اپنے بچوں کو قادیان بھیجیں۔ اگر ہم نے اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی۔ تو خدا تعالےٰ بھی ہم سے ناراض ہو گا۔ اور جو کام اس نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ بھی احسن طریق پر ہونا بظاہر ناممکن ہو گا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ احباب حضور کے اس مطالبہ پر فوراً لبیک کہیں۔ اور بچوں کی تربیت کے متعلق اپنا حق ادا کریں۔

قطع نظر اس سے کہ وہ بچے آپ کے ہوں گے جن کو آپ بھیجیں گے۔ ایک اور لحاظ سے بھی آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ بچوں کو بری باتوں سے بچا کر اعلےٰ طور پر تربیت کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ہر مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ دنیا کو جس حالت میں اس نے پایا ہے۔ اس سے بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں کی اصلاح کی طرف توجہ کرے میں نے دیکھا ہے قابل آدمیوں کی اولاد عموماً ایسی اچھی نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ لوگ دینی کاموں میں اتنے مشغول ہوتے ہیں۔ کہ ان کو اپنی اولاد کی تربیت کے لئے وقت ہی نہیں ملتا۔

پس جماعت کی آئندہ ترقی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو مدنظر رکھ کر احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو قادیان بھیجیں۔ تا ان کی تربیت و تعلیم کا انتظام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق اعلےٰ طریق سے کیا جائے۔

قادیان کے باشندوں کو بھی چاہیئے کہ اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کریں۔ تاکہ وہ بھی ثواب کے مستحق بنیں۔ بورڈنگ تحریک جدید میں حضور کی ہدایات کے مطابق نہایت اعلےٰ انتظام کیا گیا ہے۔ لڑکوں کو سکول اور سکول کے

*علاوہ باقی وقت میں نگرانی میں رکھا جاتا ہے۔ نمازوں کی باقاعدگی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اخلاقی اور دینی پہلو کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے کھانے سونے وغیرہ کی بھی دیکھ بھال کی جاتی ہے میں امید کرتا ہوں کہ احباب بلد از جلد اس طرف توجہ کریں گے۔

جسٹس کولڈسٹریم کے انگریزی فیصلہ کی اشاعت

احباب کو معلوم ہے۔ کہ احرار نے مسٹر کھوسلہ سیشن جج گورداسپور کے فیصلہ بمقدمہ مولوی عطاء اللہ احراری کو لاکھوں کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ اس فیصلہ کو پنجاب کی سب سے بڑی عدالت نے کس نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور اس فیصلہ کے اکثر حصہ کو کس طرح ناانصافی پر مبنی قرار دیتے ہوئے سخت ریمارکس کئے ہیں۔ یہ امور جسٹس کولڈسٹریم کے فیصلہ سے واضح طور پر معلوم ہو سکیں گے۔ جسٹس کولڈسٹریم کے اس فیصلہ کو ان کے اپنے الفاظ میں نظارت امور عامہ نے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔

چونکہ یہ فیصلہ عدالت کے اپنے الفاظ میں بجنسہٖ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے انگریزی دان طبقہ کے لئے یہ صحیح حالات کے سمجھنے میں بہت زیادہ ممد اور کافی دلچسپ ہو گا۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اس فیصلہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر انگریزی دان طبقہ میں شائع کریں۔ تاکہ ان لوگوں کو جن تک مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ پہونچا ہے یہ معلوم ہو سکے کہ پنجاب کی سب سے بڑی عدالت نے اس فیصلہ کو کس نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس پر کس قسم کی نکتہ چینی کی ہے۔ اس رسالہ انگریزی کی

۱۰ کاپیوں کی قیمت	۸ آنے
۲۵ " " "	عصر
۱۰۰ " " "	۸/ے
۵۰۰ " " "	۱۵/ے

معہ محصول ڈاک کے حساب سے نظارت امور عامہ قادیان سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ
قادیان

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر راولپنڈی میں غیر مبائعین سے مناظرہ

غیر مبائع نامہ نگار کی غلط بیانیوں کی تردید

۹ و ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء کو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام راولپنڈی" کا سالانہ جلسہ ہوا۔ ۱۰ر مئی کو پیغامی مولوی اختر حسین صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا افترا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد ایک گھنٹہ سوال و جواب کیلئے رکھا گیا۔ نصف گھنٹہ غیر احمدیوں کیلئے اور نصف گھنٹہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے لئے اخبار "پیغام صلح" مجریہ ۱۹ر مئی ۱۹۳۶ء و ۲۷ر جون ۱۹۳۶ء میں سراسر جھوٹی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس کی تردید میں اصل حالات لکھے جاتے ہیں۔ مولوی اختر حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے کتر و بیونت کر کے حوالجات پیش کئے۔ اور بیان کیا گیا کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کو ختم کرنے والا۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ میں نے حاضرین کو مخاطب کر کے بتایا کہ غیر مبائع مولوی نے جو معنی آیت خاتم النبیین کے کئے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں۔ چنانچہ میں نے خطبہ الہامیہ سے مندرجہ ذیل عبارت پڑھ کر سنائی۔

"وانی علی مقام الختم من الولایۃ کما کان سیدی المصطفیٰ علی مقام الختم من النبوۃ وانہ خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی ھو منی وعلی عھدی۔ یعنی۔ اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر ہوگا"۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

میں نے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جن معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں انہی معنوں میں میں خاتم الاولیاء ہوں۔ یا بالفاظ دیگر جو معنی خاتم الاولیاء کے ہیں وہی معنی خاتم الانبیاء کے ہیں اور حضور فرماتے ہیں۔ "میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر ہوگا۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم الاولیاء کے معنی کر کے خاتم الانبیاء کے معنی سمجھا دئے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی ہو سکتا ہے۔ اور یہی جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔

اس کے بعد میں نے کہا کہ غیر مبائع بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ معلوم نہیں کیوں یہ لوگ اپنے عقیدہ کو چھپا کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے تائیدی طور پر یہ تحریر مولوی محمد علی صاحب کی پڑھ کر سنائی۔ "اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو"

(ریویو ماہ جولائی ۱۹۱۵ء)

مولوی اختر حسین صاحب نے کہا۔ خطبہ الہامیہ میں حضرت صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ "میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا" مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہ جو آپ کی اتباع میں ہوگا۔ حالانکہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرما دیا کہ میں انہی معنوں میں خاتم الاولیاء ہوں۔ جن معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء۔ تو آپ نے خاتم الاولیاء کے معنی بتا کر خاتم الانبیاء کی وضاحت فرما دی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی تحریر کے جواب میں کہا۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ حضرت امیر نے فرمایا ہے۔ آپ خاتم النبیین یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔ لیکن اس کے معنی محدث ہی ہیں۔ میں نے اس کے جواب میں کہا یہ بالکل غلط ہے۔ یہاں صرف نبی مراد ہے۔ چنانچہ اس کی تائید میں میں نے مندرجہ ذیل دو حوالے مولوی محمد علی صاحب کے پیش کئے۔

(۱) "اکثر لوگ دعویٰ ایمان کا کرتے ہیں مگر ان کے دلوں میں ایمان نہیں خدا اور اس کی جزا سزا کے متعلق ایسا یقین ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ جیسا کہ مادی چیزوں کے متعلق ہے۔ جن کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ آگ اس چیز کو جلا دیتی ہے۔ جو اس میں ڈالی جاتی ہے۔ اگر ایسا ہی یقین ان کو اس امر کے متعلق بھی ہوتا۔ کہ خدا ضرور ہے۔ اور وہ ان کو ان کی بدکاریوں کی ضرور سزا دے گا۔ تو وہ یقیناً آگ سے بھی زیادہ گناہ سے بچتے۔ اور ڈرتے۔ کیونکہ آگ کا ضرر تو چند روزہ ہے۔ لیکن گناہ کا ضرر ہمیشہ کے لئے ہے۔ اس لئے بے شک ایک نبی کی ضرورت ہے ...... اور ایسا یقین پیدا ہونے کے بعد انسان گناہ سے اب بچتا ہے۔ جیسا کہ وہ جلتی ہوئی آگ سے بچتا ہے۔ اور بدی سے وہ ایسی نفرت کرتا ہے۔ جیسا کہ دنیا میں بری سے بری چیز سے نفرت کرتا ہے۔ مثلاً شراب خوری ایک ایسی بدی ہے۔ بلکہ بدیوں کی ماں ہے۔ جو انسانیت کے لئے ایک سخت دھبہ ہے۔ ہزارہا لوگ یہ کوشش کر چکے ہیں۔ کہ اس بدی کو دنیا سے دور کریں۔ لیکن ان کی کوششیں ناکام ثابت ہوتی رہیں۔ اور ہزاروں اب بھی اس کی فکر میں ہیں۔ لیکن کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ بدی جزیرہ نمائے عرب میں عین اس وقت پورے زور پر تھی۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ دس ہزار لیکچرار وہ پاک تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک الفاظ نے پیدا کی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ مدینہ میں شہر کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مسلمانوں کے لئے شراب آئندہ حرام ہے۔ اور کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینا منع کر دیا ہے۔ اس کا اثر چند ہی منٹوں میں یہ ہوا۔ کہ شراب کے تمام مٹکے اور برتن توڑ ڈالے گئے۔ اور مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہ نکلی۔ اس آواز میں یہ جادو بھرا اثر کہاں سے آیا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ لوگ یقیناً اس بات کو جان گئے۔ کہ شراب پینے میں اس خدا کی نارضامندی ہے جس کا پیغمبر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے تھے۔ اس قسم کے نبی کی واقعی دنیا کو ضرورت ہے۔ نہ اس پادری نبی کی جس کو سوائے خدا کے برگزیدوں اور پاک مذہبی اصولوں کو برا بھلا کہنے کے اور کچھ نہیں آتا۔ ایسا ہی ایک نبی اس وقت بھی خدا تعالےٰ نے مبعوث فرمایا ہے لیکن لوگوں نے اسی طرح اس کا انکار کیا جیسا کہ پہلے نبیوں کا۔ کاش کہ یہ لوگ اس وقت غور کرتے۔ اور سوچتے کہ کیا وہ نشانات ان کو نہیں دکھلائے گئے۔ جو کبھی انسان نہیں دکھلا سکتا۔ اور کیا وہ اسی طرح یہ گناہ سے نجات نہیں دیتا جس طرح پہلے نبیوں نے دی۔ اور ایک ہمہ علیم اور ہمہ طاقت ہستی کے متعلق وہی یقین ان کے دلوں میں نہیں پیدا کرتا جو پہلی امتوں میں کیا گیا۔ ایسا نبی میرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جو ہزاروں نشان اپنی تصدیق میں دکھلا چکے ہیں"۔ (ریویو جلد ۳ ع۔ صفحہ ۲۴۲)

(۲) دوسرا حوالہ خاتم النبیین کی تشریح کی تائید میں میں نے یہ پیش کیا۔

"ہر ایک نبی جو خدا کی طرف سے آیا ہے،

دو باتوں پر زور دیا ہے۔ اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں۔ اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کریں سو یاد رکھنا چاہیئے کہ بعینہ اسی قدیم سنت اللہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو مبعوث فرمایا ہے۔"

ریویو جلد ۴ ص ۲۹۵

ان حوالوں کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ پیغامی مناظر سے کوئی معقول جواب نہ بن آیا۔ مگر پیغامی نامہ نگار لکھتا ہے۔ "اب محمودی حضرات کی باری تھی۔ چنانچہ محمودی نمائندہ بڑے جوش وخروش سے اٹھا۔ اور ریویو کی تحریرات پڑھ کر سنانی شروع کر دیں۔ اور اپنی تائید میں چند ایک اور بے محل اور بودے اعتراضات کئے جن کا شاہ صاحب نے مدلل جواب دیا اور ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے جہاں کوئی لفظ نبوت لکھا ہے۔ اس سے مراد حقیقی نبوت نہیں۔ بلکہ محدثیت ہے۔" پیغامی نامہ نگار نے اصل حقیقت پر پردہ ڈال کر لوگوں کو دھوکا دینا چاہا ہے۔ نہ غیر مبائع مناظر نے اس وقت کوئی جواب دیا۔ اور نہ اب دے سکتا ہے۔

جب میں نے مولوی محمد علی صاحب کی ہر دو تحریریں حاضرین کو پڑھ کر سنائیں۔ اور پیغامی مناظر سے کوئی تسلی بخش جواب نہ بن آیا۔ تو حاضرین نے مطالبہ کیا۔ کہ جس شخص کی تحریریں پڑھ کر سنائی گئی ہیں۔ وہ چونکہ میدان مناظرہ میں موجود ہے۔ اس لئے وہ خود بیان کرے۔ کہ ان تحریرات کا کیا مطلب ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ مولوی محمد علی صاحب میرے پیش کردہ حوالوں کو پڑھ کر حلف اٹھا جائیں۔ کہ ان حوالہ جات میں جس جس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی لکھا ہے۔ اس سے صرف مجدد مراد ہے۔ تو میں اپنے موجودہ عقیدہ کو چھوڑ دوں گا۔ چونکہ مولوی صاحب نے ایک لمبی تقریر کرکے جس کا میرے پیشکردہ حوالوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ گول مول الفاظ میں قسم اٹھائی اس لئے میری تسلی نہ ہوئی۔ پیغامی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ محمودی مناظر نے وعدہ خلافی کی۔ جناب من جس طرح آپ کے ایڈیٹر نے حلف اٹھائی تھی۔ میں ایسی حلف کا قائل نہیں۔ آپ کے سرگرم رکن ماسٹر محمد عبداللہ صاحب اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ میں ہمیشہ حلف مؤکد بعذاب کا مطالبہ کیا کرتا ہوں۔ باقی رہی یہ بات کہ میں نے اس وقت حلف مؤکد بعذاب کا مطالبہ کیوں نہیں کیا۔ میں اس وقت یہ مطالبہ کرنے ہی والا تھا۔ کہ آپ کے جنرل سکرٹری غلام ربانی صاحب نے مجھے روک دیا۔ اور مجھے خاموش ہی رہنا پڑا۔ میں اب بھی مولوی محمد علی صاحب سے عرض کروں گا۔ کہ وہ میرے پیشکردہ حوالہ جات کو اخبار میں شائع کرکے بدیں الفاظ حلف اٹھائیں کہ ان میں جس جس جگہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی لکھا ہے۔ وہاں سوائے محدث اور مجدد کے میری اور کچھ مراد نہیں تھی۔ اگر میں جھوٹ کہتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے مجھ پر اور میرے بیوی بچوں پر عذاب نازل کرے۔ پھر اگر مولوی صاحب اور ان کے بیوی بچوں پر ایک سال تک کسی قسم کا عذاب نازل نہ ہوا۔ تو میں اپنے موجودہ عقیدہ سے رجوع کر لوں گا۔ پیغامی نامہ نگار کو چاہیئے۔ کہ اپنے امیر ایدہ اللہ کو اس قسم کے لئے آمادہ کرے۔ ہماری طرف سے عرصہ ۱۸ سال سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن مولوی صاحب ٹس سے مس نہیں ہوتے

خاکسار رحمت اللہ راولپنڈی

میاں سر فضل حسین صاحب کی تجہیز و تکفین

مسلمانوں کا اپنے سیاسی قائد سے محبت و عقیدت کا مظاہرہ

میاں سر فضل حسین ڈلہوزی سے ۲۸ جون کو لاہور پہنچے تھے۔ نظر بظاہر بالکل تندرست معلوم ہوتے تھے۔ البتہ کسی قدر کمزور نظر آتے تھے۔ انہوں نے خود بیان فرمایا۔ کہ ڈلہوزی میں متواتر بارشوں کی وجہ سے سردی بڑھ گئی تھی۔ اس لئے اپنے پروگرام سے قبل مجھے ڈلہوزی کو چھوڑنا پڑا۔ میں دو تین روز میں ڈاکٹروں سے مشورہ کروں گا۔ اس کے بعد شملہ جانے کا فیصلہ کیا جائیگا۔ دوسرے روز بعد وہ زیادہ بیمار ہوگئے۔ تیسرے روز ان کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ اگرچہ یہ اندیشہ نہ تھا۔ کہ وہ اتنی جلدی ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے جائیں گے۔ معلوم ہوا کہ میاں صاحب مرحوم نے تین روز قبل خود فرمایا تھا۔ کہ "میرا وقت آپہنچا ہے لیکن مجھے قطعاً کوئی گھبراہٹ اور تشویش نہیں۔ میں اس وقت کو صبر و تحمل سے برداشت کروں گا۔" علاج میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا گیا۔ لیکن کمزوری بڑھتی گئی۔ ۹ جولائی کو بظاہر ان کی حالت پرسکون معلوم ہوتی تھی۔ وہ کافی دیر تک سوتے رہے۔ لیکن حقیقتاً ان پر ایسی غنودگی طاری تھی جسے نیم بے ہوشی سمجھنا چاہیئے۔ آخر ساڑھے دس بجے وفات پاگئے۔ اسی وقت موت کی خبر بجلی کی رفتار سے شہر میں پھیل گئی۔ مختلف حلقہ ہائے شہر میں رفقا کاروں نے اس کا اعلان کر دیا۔ پہلے یہ خیال تھا۔ کہ نماز جنازہ لارنس گارڈنز میں ادا کی جائے لیکن رات کے پونے ایک بجے اہل شہر کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا گیا۔ کہ نماز جنازہ اسلامیہ کالج کی گراؤنڈ میں ادا ہو۔

مسلمانوں نے اپنے مرحوم قائد کی شخصیت کے ساتھ محبت وعقیدت کا جو مظاہرہ کیا وہ بڑا ہی شاندار تھا۔ ہزاروں مسلمان اسلامیہ کالج کے ارد گرد کی گراؤنڈوں میں جمع تھے۔ اسلامیہ کالج کے سامنے ریلوے روڈ دور دور تک آدمیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ سامنے کی دوکانوں اور اسلامیہ کالج کی دیواروں پر بھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ اکثر اشخاص کی نظریں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔ سب کے چہرے ظاہر کر رہے تھے۔ کہ انہیں اپنے جلیل المنزلت قائد کی موت کا دلی رنج ہے۔ ماتم میں ہر قوم ہر طبقہ اور ہر گروہ کے آدمی شامل تھے۔ حکومت پنجاب کے نمائندہ کی حیثیت میں ڈپٹی کمشنر لاہور اور پنجاب گورنمنٹ سکرٹریٹ کی طرف سے اسسٹنٹ سکرٹری حکومت پنجاب شریک ہوئے۔

دس بجے کے قریب مسجد مبارک کے سامنے اسلامیہ کالج کی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ہوئی۔ دور دور تک نمازی ہی نمازی نظر آتے تھے۔ غیر مسلم حضرات اس دوران میں ایک طرف کھڑے رہے نماز کے بعد میت کو اسلامیہ کالج کے ہال میں رکھ دیا گیا۔ جہاں مسلمان مرحوم کا چہرہ دیکھنے کے آرزومند تھے ۱½ بجے کے قریب لاری آئی جس میں تابوت رکھا ہوا تھا۔ تابوت حبیبیہ ہال کے سامنے لاری سے اتارا گیا۔ اور میت کا چہرہ آخری مرتبہ دکھا کر میت کو تابوت میں رکھا گیا۔ اور لاری جلیل القدر قائد کو سپرد خاک کرنے کے لئے بٹالہ روانہ ہوگئی۔ امرتسر اور نواحی دیہات کے مسلمان میاں سر فضل حسین کی میت والی لاری کے انتظار میں سڑک پر جمع تھے دور و نزدیک کے شہروں اور قصبوں سے بھی جہاں سے مسلمان بروقت پہونچ سکتے تھے امرتسر میں آگئے تھے۔ یہاں سے یہ تمام مسلمان اس لاری کے ساتھ بٹالہ کو روانہ ہوگئے۔ بٹالہ شہر سے باہر ہر قوم ومذہب کے آدمی ہزاروں کی تعداد میں لاری کے انتظار میں کھڑے تھے۔ ان کے ۴۴م

۴۴م چہروں پر اداسی اور ماتم کے آثار نمایاں تھے۔ کوئی شخص نہ تھا جس کی آنکھیں ترنہ ہوں۔ لاری کے آنے پر مسلمانوں نے نعرے بلند کئے۔ یہ انتظار اس قدر رقت آور تھا۔ کہ ہندو مسلمان اور سکھ جسقدر بھی جمع تھے سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ بٹالہ کے نواحی دیہات سے بھی مسلمان اپنے قائد اعظم اور اپنے جلیل القدر ہم وطن سے ۴۴م

۴۴م آخری عقیدت کے اظہار کے طور پر آئے ہوئے تھے۔ تین بجے نماز جنازہ کے بعد میت سپرد خاک کی گئی۔ اور یہ جلیل القدر ہستی ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئی۔ یہ آخری منظر نہایت ہی رقت آور تھا۔ اکثر لوگ تو واقعی چیخیں مار کر رو رہے تھے۔ میاں صاحب کی آخری آرامگاہ ان کے والد مرحوم کی قبر کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ مرحوم کی وفات پر احترام کے طور پر پنجاب سیکرٹریٹ کے تمام دفاتر بند ہوگئے چیف جسٹس کے حکم سے پنجاب کی تمام عدالتیں بند رہیں۔ حکومت ہند کے دفاتر گیارہ جولائی کو ماتم کے طور پر بند رہے۔

جلیل القدر قائد کی موت پر اکابر ملک کا رنج و ملال

چودھری سر ظفر اللہ خان کا اظہار غم

شملہ ۱۰ جولائی۔ حکومت ہند کے کامرس ممبر چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں نمائندہ یونائیٹڈ پریس حاضر ہوا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ میں اس حادثہ سے اس قدر پریشان ہوں کہ میں کچھ کہنے کے قابل نہیں۔ وہ میرے لئے باپ کی طرح شفیق تھے۔ میرے لئے سخت مشکل ہے کہ میں اپنے خیالات کو مجتمع کر کے ان کے متعلق اپنے دلی جذبات کا اظہار کر سکوں۔ ایک جلیل القدر انسان کے متعلق اس موقعہ پر جو کچھ کہا جا سکتا ہے۔ وہ سر فضل حسین کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔

مسٹر چاگلا

بمبئی ۱۰ جولائی۔ مشہور مسلم قوم پرست بیرسٹر مسٹر ایم سی چاگلا نے سر فضل حسین کی وفات کے متعلق کہا۔ ہندوستان کی تاریخ میں اس نازک مرحلے پر سر فضل حسین کی وفات نہایت رنجدہ واقعہ ہے۔

مسٹر محمد علی جناح

کاشی ۱۰ جولائی۔ مجھے ان کی وفات کی خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا ہے۔ اس حادثہ جانکاہ میں مجھے بیگم صاحبہ فضل حسین اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

صدر پنجاب کانگرس

لاہور ۱۰ جولائی۔ میاں سر فضل حسین کی موت سے پنجاب کی سیاسی فضا میں ایک ہلچل مچ گئی۔ اور تمام اہل الرائے حضرات اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر ستیہ پال صاحب صدر پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی نے میاں صاحب کی موت پر حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا۔

میں اپنی طرف سے اور پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کی طرف سے میاں سر فضل حسین کی موت پر دلی رنج والم کا اظہار کرتا ہوں اور لیڈی فضل حسین اور مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں میاں سر فضل حسین پنجاب کی سیاسی زندگی میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ اور ان کی موت ان کی قوم اور ملک کے لئے نقصان عظیم ہے۔

مولوی ظفر علی

میاں سر فضل حسین کے اٹھ جانے سے ہندوستان کی سیاسیات میں ایک ایسی جگہ خالی ہو گئی ہے۔ جس کا پر ہونا بظاہر دشوار نظر آتا ہے۔ وہ ایک دقیقہ رس بالغ نظر مدبر سیاست دان اور فطری طور پر حریت پسند واقع ہوئے تھے۔ ان کی زندگی میں بارہا ایسے واقعات آئے ہیں جب ان کی خودداری تمکنت انگریزی ملوکیت سے بے تحاشا متصادم ہو گئی۔

مسٹر منوہر لال سابق وزیر تعلیم

میاں فضل حسین کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے مسٹر منوہر لال سابق وزیر تعلیم نے کہا۔ سیاسی صورت حالات کو سمجھنے میں وہ اپنی نظیر آپ تھے

جسٹس ٹیک چند

جسٹس بخشی ٹیک چند نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ میں ایک پرانے بے مثل دوست سے محروم ہو گیا ہوں۔ جو نہایت لائق ایڈووکیٹ اور عظیم ترین مدبر تھے

خان بہادر ملک محمد الدین

میں دوسرے وزراء اور گورنمنٹ ممبروں کے خلاف کچھ کہنے یا نکتہ چینی کرنے کے بغیر بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں۔ کہ میاں فضل حسین قابل ترین اور زبردست آدمی تھے۔ جو گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا میں گئے۔ ان کی موت ناقابل تلافی نقصان ہے۔

خان بہادر سردار حبیب اللہ

خان بہادر سردار حبیب اللہ ایم ایل سی۔ نائب صدر یونینسٹ پارٹی نے کہا کہ میرا دل بھرا ہوا ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میاں صاحب کی وجہ سے ہمارے ملک سے ایک قابل ترین سیاست دان اعلیٰ ترین شخصیت اور زبردست قوم پرست اٹھ گیا ہے۔ ان کی موت سے جو نقصان ہوا ہے۔ اس کا پورا ہونا محال ہے۔

کتابی تبلیغ والی تجویز کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پرانے صحابی کا ارشاد

"آپ کی کتابی تبلیغ والی تجویز اخبار میں پڑھی۔ میرے نزدیک یہ نہایت ہی مفید اور بابرکت تجویز ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جن دوستوں کے دل میں تبلیغ حق کا جوش ہے۔ وہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتب کے زیادہ سے زیادہ سیٹ خرید کر دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلا دیں گے۔ اس کام کے لئے سو روپیہ میری طرف سے بھی قبول فرمائیے۔ اور اس میں جس قدر انگریزی کتابوں کے سیٹ جاسکیں۔ آپ میری طرف سے مغربی ممالک کی مشہور مشہور لائبریریوں میں بھجوا دیں"۔ (منشی عبد العزیز قادیان)

جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی بھی اس تجویز کو مفید اور بابرکت بتلائیں۔ اور سلسلہ کے دیگر بزرگ اور دوست بھی اس کی تعریف میں تر زبان نظر آئیں۔ تو کیا ایسی حالت میں ان دوستوں کی خاموشی حیرت انگیز نہیں۔ جو اس کے متعلق الفضل میں متواتر اعلان پڑھنے کے بعد بھی ان تبلیغی سیٹوں کے لئے آرڈر نہیں بھجواتے؟

دوستو! اٹھو اور کمر ہمّت باندھ لو۔

وقت آگیا ہے کہ اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہونچا دیا جائے

اور اب جبکہ قیمتوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے۔ دوستوں کو یہ زریں موقعہ ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔

رعائتی قیمت چھ انگریزی کتب کے سیٹ کی پانچ روپے (۵ء)۔ رعائتی قیمت فارسی کی تین کتابوں کے سیٹ کی ڈیڑھ روپیہ (عہ/۱)۔ رعائتی قیمت اردو کی تین مجلد کتابوں کے سیٹ کی دو روپے آٹھ آنے (عہ/۲)

خاکسار

ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روما ۱۱ر جولائی۔ جبشی قزاقوں نے جبوتی ادیس آبابا ریلوے لائن پر دو سٹیشنوں کے درمیان ریلوے لائن کو توڑ دیا۔ ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ سامان رسد لے کر جانے والی دو ٹرینیں جو ادیس آبابا جانے والی تھیں۔ منزل مقصود کو نہ پہنچ سکیں۔ ٹیلیفون کے تار بھی کاٹ دیئے گئے۔ اطالوی ریلوے لائن کی مرمت کر رہے ہیں۔

فیروزپور ۱۱ر جولائی۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس فیروزپور نے کنسٹبلوں کی اسامیوں کے لئے ۵۰۰ امیدواروں میں ۱۲ کو منتخب کیا ہے۔ امیدواروں میں کئی گریجویٹ بھی تھے۔

شملہ ۱۱ر جولائی۔ مسٹر وی۔ وی گری ایم ایل اے نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ بے روزگاری دور کرنے کے لئے فوری اقدام کیا جائے۔ اور حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ فوراً بے کاروں کے متعلق اعداد و شمار فراہم کرے تاکہ بیروزگاروں کی تعداد معلوم ہو سکے۔

شملہ ۱۱ر جولائی۔ صوبہ یوپی کے مختلف اضلاع اور لکھنؤ شہر سے شدید سیلاب کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ۵۰۰ کے قریب گھر بہ چکے ہیں۔ اور بہت سے لوگ بے خانماں ہو چکے ہیں۔ ہلاک شدگان کی تعداد کا ابھی کوئی اندازہ نہیں لگایا گیا۔ دریائے گومتی کے کنارے متعدد دیہات زیر آب ہیں۔

بیت المقدس ۱۱ر جولائی۔ اعراب نے گھات میں بیٹھ کر ایک برطانی لاری پر گولیاں چلائیں۔ ایک یہودی مسافر ہلاک اور دو شدید طور پر مجروح ہوئے۔ یہ اطلاع موصول ہوتے ہی کہ اعراب گھات میں بیٹھ کر گولیاں چلا رہے ہیں۔ برطانی فوجی دستے ان کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ چنانچہ ان کی عربوں کے مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ جس میں چار عرب ہلاک ہوئے

نیویارک ۱۱ر جولائی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سخت گرمی پڑ رہی ہے گرمی کی شدت کے باعث ۱۲۰۰ نفوس طعمۂ اجل ہو چکے ہیں۔ حکومت کو وسیع پیمانہ پر امدادی کام کرنا پڑا ہے۔

شنگھائی ۱۱ر جولائی۔ ہانگ کو میں کسی نے ایک جاپانی تاجر کو قتل کر دیا۔ جاپان کے

ارزق پوش فولادی خودیں پہنے اس علاقہ میں گشت کر رہے ہیں۔ برطانی پولیس افسر چینی پولیس قونصل اور بحری فوج کے افسروں سے تعاون کر رہے ہیں۔

پیرس ۱۱ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی کے خلاف تعزیرات ۱۵ر جولائی سے منسوخ کر دی جائیں گی۔

لاہور ۱۱ر جولائی۔ محکمہ اطلاعات کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جدید آئین کے ماتحت پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے پہلے انتخابات کے لئے علاقہ وار حلقہ جات کی ابتدائی فہرستیں ۱۵ر جولائی ۱۹۳۶ء کو شائع کی جائے گی۔ کوئی شخص جس کا نام فہرست انتخابات میں درج نہ ہو۔ مگر وہ اپنے آپ حق رائے دہی کا اہل سمجھتا ہو۔ وہ اپنا نام فہرست میں درج کرانے کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔

لکھنؤ ۱۱ر جولائی۔ یوپی کے اضلاع کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ سیلاب کے باعث رائے بریلی اور سہگل گنج کے درمیان ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے۔ بریلی میں مکانات گرنے سے ۶ اشخاص زخمی ہو گئے۔ بریلی سٹیشن کے قریب ریلوے لائن خطرہ میں ہے۔

سمرنا (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے ترکی محکمہ حربیہ دردانیال کے استحکامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے بعد سمرنا کی سرحدوں کی طرف متوجہ ہوگا۔ سمرنا پر حملہ کا بہت خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اٹلی ترکی سمندر کے قریب ہوائی اور بحری طاقت جمع کر رہا ہے

لنڈن ۱۱ر جولائی۔ سر فیروز خان نون ہائی کمشنر متعینہ لنڈن نے انڈیا آفس میں ایک تقریب کے دوران میں کہا ضرورت ہے کہ ہندوستان کے صحیح حالات برطانوی لوگوں پر واضح کئے گئے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا ہے کہ برطانیہ کے لوگوں کو ہندوستان کے حالات سے بہت کم واقفیت ہے۔

شملہ ۱۱ر جولائی۔ آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات سے چونکہ وزارت تعلیم کی کرسی خالی ہو گئی ہے۔ اس لئے گورنر پنجاب

ضروری مشورہ کے بعد کسی کو فائز کرنے کا فیصلہ کریں گے۔ قیاس کیا جا رہا ہے کہ اگرچہ جدید آئین میں سر سکندر حیات کے وزیر اعظم بننے کے امکانات زیادہ ہیں۔ تاہم یہ امر یقینی ہے کہ وہ ریزرو بنک کے موجودہ عہدہ سے عارضی ملازمت کے لئے مستعفی نہیں ہونگے۔ وزارت تعلیم کے سلسلہ میں سب سے زیادہ نواب احمد یار خان دولتانہ کا نام لیا جا رہا ہے۔ ان کے علاوہ اس سلسلہ میں خان بہادر ملک زمان مہدی خان۔ سردار حبیب اللہ۔ مسٹر قریشی ملک دین محمد اور نواب اوف ممدوٹ کے اسماء بھی قابل ذکر ہیں۔

لاہور ۱۱ر جولائی "پرتاپ" ۱۳ جولائی لکھتا ہے کہ پنڈت مالویہ نے مسٹر گاندھی کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں نیشنلسٹ پارٹی کو کانگرس کے ساتھ ملانے کے لئے شرائط پیش کی ہیں۔ اور لکھا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے ذاتی طور پر فرقہ وار فیصلہ کی جو مذمت کی ہے۔ اس سے مجھے اطمینان نہیں ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ کانگرس کھلم کھلا اور واضح الفاظ میں اس کی مذمت کرے اور اس بات کا اعلان کرے کہ وہ کوئی ایسا فیصلہ منظور نہیں کر سکتی جس کی بنیاد مخلوط طریق انتخاب پر ہو

برلن ۱۱ر جولائی۔ وائنا سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسٹرین چانسلر ایک بیان براڈ کاسٹ کرے گا۔ جس میں واضح کیا جائے گا۔ کہ جرمنی آسٹریا کی آزادی کا احترام کرنے کے لئے تیار ہے۔ آسٹریا میں نازی پروپیگنڈا روک دیا جائے گا۔ نیز خاندان ہیپسبرگ کے برسر اقتدار آنے کی تائید کی جائے گی۔

لنڈن ۱۱ر مئی۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم نے آئرلینڈ کی ٹیم پر دس وکٹوں پر فتح پائی۔ آخری سکور یہ تھا۔ آئرلینڈ ۱۶۱ اور ۱۹۱ رنز ہندوستان ۱۹۰ اور ۱۳۱ آخری اننگز میں ہندوستانی ٹیم نے بغیر کسی وکٹ کے ۱۳۱ رنز کیں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ چند دن ہوئے ہر ہٹلر پر جب کہ وہ موٹر میں برلن جا رہا تھا۔ دہشت انگیزوں نے گولیاں چلائیں۔ چونکہ اس دن ہٹلر خود موٹر نہیں چلا رہا تھا۔ اس لئے وہ بال بال بچ گیا۔ لیکن ڈرائیور گولیوں سے ہلاک ہو گیا

راولپنڈی ۱۱ر جولائی۔ میرپور کوٹلی اور پونچھ سے شدید بارشوں کی وجہ سے بھاری تباہی اور سلسلہ آمد و رفت بند ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ندیوں اور نالوں کے پل بہ گئے ہیں اور سڑک کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے سیلاب کی وجہ سے بھاری نقصان جان و مال ہوا ہے

واشنگٹن ۱۱ر جولائی۔ عنقریب امریکہ اور برطانیہ کے درمیان ایک تیز فضائی سروس قائم ہونے والی ہے یہ سروس امریکن ایرویز اور امپیریل ایرویز کے درمیان ایک معاہدہ کے نتیجہ میں جاری ہوگی۔

لنڈن ۱۱ر جولائی۔ سر سیموئل ہور نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے پاس ایک ایسا بیڑا ہوگا۔ جو ہر جگہ اپنے فرائض کی تکمیل کے لئے لے جایا جا سکے برطانیہ کے لئے یہ زندگی اور موت کا سوال ہے کہ وہ اپنا نیا بیڑا صحیح طریق پر بنائے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ سلطنت برطانیہ کا انحصار ہی سمندر پر ہے۔

لاہور ۱۱ر جولائی۔ آج اتحاد پارٹی نے ایک اجلاس منعقد کر کے آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات پر غم و اندوہ کی قرارداد منظور کی۔ نیز ایک قرارداد کے ذریعہ سر سکندر حیات خان سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ جلد پنجاب آکر اس جلیل القدر قائد کے مقاصد کو جو ملت کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ پورا کریں ایک اور قرارداد میں راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام سے سر سکندر حیات خان کے آنے تک پارٹی کی صدارت کے فرائض سرانجام دینے کی درخواست کی گئی۔

امرتسر ۱۱ر جولائی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۸ آنے ۶ پائی۔ تخم حاضر ۲ روپے آنہ ۶ پائی۔ سونا ولیتی ۵۳ روپے آنہ ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۴۹ روپے ۶ آنے ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی